﴿سچی کہانی﴾

اللہ کی نیک بندی

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؒ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

صفیہ..... ایک غریب گھرانے کی لڑکی تھی، کمزور، دُبلی پتلی، سانولا رنگ، نہ بناؤ سنگھار، کوئی دیکھے تو یہ کہتا کہ یہ بیمار ہے۔قرآن حکیم ناظرہ پڑھی ہوئی تھی اور اسلامی تعلیمات کی ابتدائی کتابیں پڑھی تھیں۔ حالات کی وجہ سے سکول کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کرسکی۔اُس کا والد مزدوری کرتا تھا اور والدہ بھی گورنمنٹ کے ایک ادارہ میں ملازمت کرتی تھیں۔

صفیہ کے ماموں کا ایک ہی بیٹا تھا جو کہ میٹرک کا طالب علم تھا، ماشاءاللہ بہت سمارٹ، لمبا قد، فٹ بال کا کھلاڑی..... صفیہ کی ممانی اپنے ناز ونعمت سے پلے ہوئے اپنے بیٹے کی شادی خوبصورت لڑکی اور مالدار گھرانے میں کرنے کی خواہاں تھی، اِنہیں دنوں ایک مالدار گھرانے میں شادی کی بات چل رہی تھی۔ اللہ اکبر! وہی ہوتا ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چاہتا ہے۔ اللہ پاک کا کرنا یہ ہوا کہ

صفیہ کے ماموں نے اپنے گھر والوں کو کہہ دیا کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی صفیہ سے کرے گا، چند ہی دنوں میں، جبکہ صفیہ عمر تقریباً 16 برس کی تھی، اُس کی شادی اُس کے ماموں زادے سے ہوگئی۔

صفیہ..... جب اپنے سسرال پہنچی تو شروع دِن سے اُس کی ساس اور نند نے اُسے قبول نہیں کیا۔ گھر میں مال اور دنیوی اسباب خوب موجود تھے، لیکن بے دینی کا ماحول تھا اور صرف مال و دولت کی قدر کی جاتی تھی۔ صفیہ کا ماموں بھی گھریلو حالات کے پیشِ نظر الگ تھلگ رہنا پسند کرتا تھا..... اس گھر میں صفیہ کے ماموں کے سوا کوئی اُس کا خیر خواہ نہ تھا۔

صفیہ..... نیک والدین کی بیٹی تھی، گھر کا کام کاج، سلائی کڑھائی کے ہنر سے آراستہ تھی، اُس کی والدہ نے رُخصتی سے پہلے اپنی بیٹی کو سمجھایا!

"بیٹی! اب تیرا اصل گھر تیرا سسرال ہے، اپنی ساس کو والدہ کی جگہ سمجھنا اور اپنے سسر کو والد کی جگہ۔ پنجگانہ نماز کا اہتمام کرنا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور جو تکلیف یا مصیبت آئے اُس پر صبر کرنا۔ اپنے سسرال والوں کی باتیں یہاں (میکے میں) آکر مجھے اور اپنے بھائیوں کو نہیں بتانی، اگر کوئی پریشانی آئے تو اپنے ربّ کی طرف رجوع کرنا ہے، وہی ہمارا خالق و مالک ہے، وہی سب کی سنتا ہے، اُسے اپنا کارساز بنالو"۔

والدہ نے بیٹی کو نصیحت کرتے ہوئے آخری بات یہ کہی:

''اب تیرا جنازہ، تیرے سسرال ہی سے اُٹھنا چاہئے''۔

صفیہ..... جب سے سسرال گئی، اُس کی حیثیت سسرال میں ایک نوکرانی سے زیادہ نہ تھی۔ اُس کا خاوند بھی مہینے دو مہینے بعد اُسے بلا لیتا..... صفیہ کا خاوند اُس کی عزت کرتا تھا، لیکن میٹرک کے بعد اُس نے کالج میں داخلہ لے لیا اور مزید لاپرواہ ہوگیا، کیونکہ اُسے بھی اپنی ماں کا سبق یاد تھا کہ ایک شادی والد کی پسند کی ہوچکی اور دوسری والدہ کی پسند کی اپنی کرنی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے صفیہ کی شادی کے تقریباً تین سال بعد اللہ پاک نے اُسے بیٹا عطا فرمایا۔ ماشاء اللہ! بیٹا بہت خوبصورت تھا، جیسے چاند کا ٹکڑا ہو..... لیکن سسرال والوں میں رضیہ کی عزت میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہوا۔ خاوند بھی بے راہروی کا شکار تھا اور اپنی عیاشیوں میں لگا ہوا تھا۔ اللہ پاک کی توفیق سے صفیہ پنجگانہ نماز، تلاوتِ قرآن حکیم اور ذکر و تسبیحات کے علاوہ روزانہ درود شریف کا اہتمام کرتی اور آدھی رات کو اُٹھ کر، جب کہ سب لوگ سو جاتے ہیں، تہجد کی نماز پڑھتی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے سب کے لئے رو رو کر خوب دُعائیں مانگتی۔

صفیہ کا خاوند کالج میں زیرِ تعلیم تھا اور محلے میں موجود، ایک لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوگیا۔ عشق انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ خاوند پر عشق کا ایسا بھوت سوار ہوا کہ اُس کے خاوند نے اپنی اِس معشوقہ سے شادی کرنے کی ٹھان لی اور علی الاعلان

کہنا شروع کر دیا کہ وہ اِس محبوبہ سے دوسری شادی کرے گا۔صفیہ کے خاوند کی اِس معشوقہ کے گھر کے ساتھ ہی محلے کی مقامی ''جامع مسجد'' تھی۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرنا یہ ہوا کہ عاشق میاں اپنی معشوقہ کے لئے دِن میں، ایک وقت مسجد میں جانا شروع ہوگیا.....ظہر کی نماز پڑھنی شروع کی..... کیونکہ اُس کی معشوقہ اُس وقت چھت پر آتی اور ایک دوسرے کو رقعے بھیجتے۔

سبحان اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کے قربان جائیں، وہی ہوتا ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے.....اللہ پاک ایسا قدر دان ہے کہ وہ پاک ربّ کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا..... صفیہ کا راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ جل شانہٗ کے سامنے گڑگڑانا اور دُعائیں کرنا ،قبول ہو چکا تھا..... کیونکہ وہی سب کی سنتا ہے اور وہی دُعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور وہ زبردست قدرت اور حکمت والا ہے۔

صفیہ کا خاوند جس لڑکی کے عشق میں گرفتار تھا، وہ لڑکی بھی صفیہ کی ساس کو پسند نہ تھی۔اللہ تعالیٰ کا کرنا یہ ہوا کہ صفیہ کی ساس نے اُس لڑکی کے گھر والوں سے بات کی، وہ کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر تھے.....اچانک ایک رات وہ (بیٹے کی معشوقہ) کے گھر والے، کرایہ کا گھر خالی کر کے محلے سے کوچ کر گئے.....عاشق میاں نے صبح کو گلستان، صحرا میں بدلا ہوا پایا.....اور شعر کے اس مصرع کا مصداق بن گیا:

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اللہ اکبر! اس کائنات میں آج تک جو کچھ ہوا، جو ہو رہا ہے اور آئندہ

جو کچھ بھی ہوگا، وہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے چاہنے سے ہوا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے چاہنے سے ہو رہا ہے اور آئندہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے چاہنے سے ہی ہوگا۔ اللہ پاک نے اپنی اس نیک بندی (صفیہ) کی دُعاؤں کو قبول فرمایا..... اب اُس کے خاوند کو اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت اپنے گھر میں آنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ انہیں دنوں اللہ پاک نے صفیہ کو ایک بیٹی بھی عطا فرمائی۔

الحمدللہ! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے تبلیغی جماعت والوں کو، اِنہی دنوں محلے کی اس مقامی مسجد میں چند دنوں کے لئے رائے ونڈ (ضلع لاہور) سے تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی۔ صفیہ کا خاوند جماعت والوں کے ساتھ بیٹھا، کچھ آنکھیں کھلیں، اللہ پاک نے فضل وکرم فرمایا اور دین پر چلنے کا شوق پیدا ہوا۔ گھر میں بدستور بے دینی کے حالات تھے۔ ایک دن صفیہ کا خاوند اپنے گھر والوں کو بتائے بغیر، ایک پرچہ لکھ کر گھر سے نکل گیا۔ اِدھر صفیہ پر بھی سختی کی گئی، اسے بھی گھر سے نکل جانے کو کہا گیا لیکن اُس نے صبر سے کام لیا اور اپنی عبادات اور دُعاؤں میں اضافہ کر دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے صفیہ کا خاوند تقریباً دو ماہ کے بعد جب گھر واپس آیا تو اُس کے چہرے پر پیارے نبی ﷺ کی سنت "داڑھی" سجی ہوئی تھی اور سر پر نماز کی ٹوپی تھی، معلوم ہوا کہ وہ تبلیغی جماعت کے ساتھ "چلہ" لگا کر آیا ہے۔

الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے صفیہ کا خاوند اُس سے بہت زیادہ محبت کرنے لگا، صفیہ کی خوشیوں میں بھی دن بدن اضافہ ہونے لگا۔ اللہ پاک

نے صفیہ کی ساس کو بھی حج کی سعادت نصیب فرمائی۔ خاوند نے بھی بی اے پاس کرلیا، اب خاوند کو بھی اپنے بیوی بچوں کے لئے رزقِ حلال کمانے کا احساس ہوا، چنانچہ صفیہ کے خاوند کو محکمہ واپڈا میں بحثیت ''میٹر ریڈر'' ملازمت مل گئی۔ تین، چار سال ملازمت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم فرمایا کہ صفیہ کے خاوند کو گورنمنٹ کے ادارے میں آفیسر (گریڈ-17) کے عہدے پر ملازمت مل گئی۔

الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے صفیہ نے ہر معاملے میں اپنے ربّ پر بھروسہ کیا، تقویٰ اور توکل والی زندگی گزاری، پنجگانہ نماز، تلاوت کلام پاک، ذکر وتسبیحات اور تہجد کی نماز کے اہتمام کے ساتھ ساتھ روزانہ دو ہزار مرتبہ درود شریف ﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ﴾ کا اہتمام کرتی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ جو اپنے ربّ کو یاد رکھتا ہے، اُس کی عبادت کرتا ہے اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، نماز پڑھتا ہے، اللہ کریم اپنے ایسے بندے اور بندیوں کی ہر معاملے میں مدد ونصرت فرماتے ہیں۔ اللہ پاک کے فضل وکرم سے صفیہ نے بیٹے نے قرآنِ پاک حفظ کیا، جس دن بیٹے نے قرآن پاک حفظ مکمل کرلیا، اُس رات رضیہ نے ایک خواب دیکھا:

> **''خواب میں صفیہ کو ایک تاج پہنایا جارہا ہے، جس سے بہت زیادہ روشنی نکل رہی ہے، اِس نے پوچھا کہ مجھے یہ تاج کیوں پہنایا جارہا ہے؟ جواب دیا گیا کہ تیرے بیٹے کے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی وجہ سے''۔**

الحمدللہ!

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے، اُس کے والدین کو قیامت کے دِن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی"۔

(مسندِ احمد)

الحمدللہ! اللہ پاک کی توفیق سے صفیہ اور اُس کا خاوند عمرہ کی ادائیگی کے لئے 1997ء میں حجاز مقدس تشریف لے گئے، اِس سفر میں تین مرتبہ صفیہ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اِن میں سے ایک کا بیان تحریر کیا جاتا ہے۔

خواب اس طرح ہے:

"صفیہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے حرم پاک پر حاضر ہوتی ہے اور دروازے پر دستک دیتی ہے، اندر سے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا (میرے ماں باپ انکی جان پر قربان ہوں) تشریف لاتی ہیں اور دروازے کا کواڑ کھولتی ہیں اور پوچھتی ہیں کہ کون؟ کسے ملنا ہے؟ صفیہ عرض کرتی ہے کہ میں نے اپنے والدِ محترم سے ملنا ہے، گھر کے اندر سے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! انہیں اندر آنے دیں، یہ بھی میری بیٹی ہے"۔

الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے اللہ پاک نے اپنی نیک بندی صفیہ کو اپنے لاڈلے حبیب، خاتم الانبیاء والمرسلین، حضور اقدس ﷺ کی کئی مرتبہ زیارت کی سعادت نصیب فرمائی۔ زیرِنظر کتاب ''اللہ کی نیک بندی ''میں یہ ایک سچی کہانی بیان کی گئی ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ جو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے لاڈلے نبی ﷺ سے محبت کرے گا اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اُسے کی ہر معاملے میں مدد فرمائیں گے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان میں رکھتا ہے۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں، پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اُس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اُس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں (جو معصوم اور بے گناہ ہیں) تذکرہ کرتا ہوں اور بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اُدھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ پر چلتا ہوں''۔ (بخاری مسلم)

الحمدللہ! اس سچی کہانی سے ہمیں مندرجہ ذیل اسباق ملتے ہیں:

1. اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کی جائے اور ہر معاملے میں دیکھا جائے کہ اس میں میرے ربّ کا کیا حکم ہے اور میرے نبی ﷺ کا کیا طرزِ عمل ہے۔

2. والدین کو اپنے بچوں کی تربیت پر خصوصی دینی توجہ دینی چاہیے اور انہیں سادگی کی تلقین کی جائے۔

3. پنجگانہ نماز کا اہتمام، قرآنِ پاک کی تلاوت، ذکر و تسبیحات اور دُرود شریف کا کثرت سے اہتمام کیا جائے۔

4. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کیا جائے اور تکلیف و مصیبت پر صبر کیا جائے۔

5. بچیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے سسرال والوں کی باتیں اپنے والدین اور گھر والوں سے کرنے میں گریز کریں۔

6. اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے بندے اور بندیوں کی عاجزی بہت پسند ہے، لہٰذا سب کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہیے۔

7. ہر پریشانی اور تکلیف میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ذات ساری امت مسلمہ کو اپنی اور اپنے لاڈلے حبیب ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے، اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰ نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِيْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَا مُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحا بِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْ حَمَ الرَّا حِمِيْنَ